

## 45518- الصلاة خیر من النوم پہلی اذان میں کہا جائیگا یا کہ دوسری اذان میں؟

### سوال

ایک عالم دین نے حیران کن انکشاف کیا کہ: فجر کی اذان میں "الصلاة خیر من النوم" کے الفاظ کہنے بدعت ہیں، کیونکہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ الفاظ تہجد کی اذان میں کہا کرتے تھے، اور ابن ام مکتوم جو کہ فجر کی اذان دیتے وہ یہ الفاظ نہیں کہتے تھے۔  
اور دوسری دلیل ان الفاظ کے معانی ہیں چنانچہ آدمی کو نماز فجر کے ساتھ نیند ملانے کی کوشش کرنی چاہیے، جو کہ ضروری نہیں، چنانچہ اگر تو میرے استاد صاحب حق پر ہیں تو پھر مکہ اور مدینہ میں اس پر عمل کیوں کیا جاتا ہے؟

### پسندیدہ جواب

"الصلاة خیر من النوم" کے الفاظ کئی ایک صحیح احادیث میں آئے ہیں اور بعض احادیث میں مجمل طور پر بیان ہوا ہے کہ یہ پہلی اذان میں ہیں، اور پہلی اذان سے کیا مراد ہے اس کا بیان نہیں ہوا، کہ آیا پہلی اذان وہ ہے جو فجر سے قبل ہوتی ہے، یا کہ وہ بذاتہ فجر کی اذان ہے، ذیل میں ہم ان میں سے چند احادیث پیش کرتے ہیں:

1- ابو محرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن تھا اور اذان دیا کرتا تو فجر کی پہلی اذان میں "حی علی الفلاح" کے بعد "الصلاة خیر من النوم الصلاة خیر من النوم، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ" کے الفاظ کہا کرتا تھا"

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (500) سنن نسائی حدیث نمبر (647) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداؤد میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

2- ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

"پہلی اذان میں "حی علی الفلاح" کے بعد "الصلاة خیر من النوم، الصلاة خیر من النوم" کے الفاظ تھے"

شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اسے طحاوی (82/1) نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے، جیسا کہ حافظ رحمہ اللہ "التلخیص" (169/3) میں ذکر کیا ہے۔

دیکھیں: الثمر المستطاب صفحہ نمبر (131)۔

ان احادیث پر اعتماد کرتے ہوئے بعض کا کہنا ہے کہ:

"الصلاة خیر من النوم" کے الفاظ پہلی اذان میں ہونگے جو رات کے آخری حصہ میں ہوتی ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ نماز فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد والی اذان میں ہونگے، اس کی کئی ایک وجوہات ہیں:

1- اول کے الفاظ اقامت کے اعتبار سے ہیں، اس طرح اقامت دوسری اذان ہوگی، اور صحیح حدیث میں اقامت کو بھی اذان کہا گیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"ہر دو اذانوں کے مابین نماز ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (598) صحیح مسلم حدیث نمبر (838).

اور صحیح مسلم میں نماز فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد والی اذان کو پہلی اذان کہا گیا ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازیں بیان کرتی ہوئی کہتی ہیں :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کا پہلا حصہ سوتے اور آخری حصہ شب بیداری کیا کرتے تھے، پھر اگر انہیں اپنے گھر والوں کے ساتھ کوئی حاجت ہوتی تو وہ پوری کرتے اور سو جاتے، اور جب پہلی اذان ہوتی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے اور اپنے اوپر پانی بہاتے، اور اگر جنبی نہ ہوتے تو اس طرح وضوء کرتے جس طرح آدمی نماز کا وضوء کرتا ہے، پھر دو رکعت ادا فرماتے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (739).

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ مسلم کی شرح میں کہتے ہیں کہ : ان دو رکعتوں سے فجر کی سنت مؤکدہ مراد ہیں.

ب بعض احادیث میں یہ صراحت موجود ہے کہ "الصلاة خیر من النوم" کے الفاظ صبح "فجر" اور غدا کی اذان میں کہیں جائینگے، اور یہ الفاظ اس پر دلالت کرتے ہیں کہ "الصلاة خیر من النوم" کے الفاظ نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد کہیں جائینگے، اور رات کے آخری حصہ میں کہی جانے والی اذان تو نماز کا وقت شروع ہونے سے قبل ہوتی ہے.

ذیل میں ہم اس پر دلالت کرنے والی چند احادیث پیش کرتے ہیں :

1- ابو مخزومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اذان سکھائیں.

وہ بیان کرتے ہیں : چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمانے لگے :

"تم یہ کہنا کہو :

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر.....

اور اگر صبح کی نماز ہو تو تم یہ کہنا : الصلاة خیر من النوم ، الصلاة خیر من النوم"

اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں : صبح کی پہلی (اذان) میں یہ کہنا :

"الصلاة خیر من النوم الصلاة خیر من النوم"

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (501) سنن نسائی حدیث نمبر (633) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداؤد میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے.

اور ابوداؤد کی ایک روایت کچھ اس طرح ہے :

ابومخزومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم کے الفاظ کہا کرتے تھے "

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (504) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداؤد میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

2- انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: سنت یہ ہے کہ مؤذن فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلاۃ خیر من النوم، الصلاۃ خیر من النوم کے الفاظ کہے "

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اسے دارقطنی نے (90) اور ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ میں اور بیہقی نے سنن بیہقی (423/1) میں روایت کیا اور اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

دارقطنی اور امام طحاوی (82/1) نے بھی حشیم عن ابن عون کے طریق سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے:

"تثویب صحیح کی اذان میں تھی وہ اس طرح کہ جب مؤذن حی علی الفلاح کہ لے تو (دو بار) الصلاۃ خیر من النوم کہتا"

یہ الفاظ ابن السکن نے روایت کیے اور اسے صحیح کہا ہے۔

جیسا کہ "التلخیص (148/3) میں ہے

دیکھیں: الثمر المستطاب صفحہ نمبر (132)۔

ان احادیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ تثویب یعنی الصلاۃ خیر من النوم صحیح کی نماز والی اذان میں کہا جائیگا۔

اور نماز کے لیے جو اذان ہوتی ہے وہ نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں کوئی ایک شخص اذان کہے"

متفق علیہ۔

لیکن جو اذان رات کے آخری حصہ میں ہوتی ہے وہ صبح کی نماز کے لیے اذان نہیں، بلکہ وہ تو اس لیے ہے کہ:

(تا کہ قیام کرنے والا پلٹ جائے، اور سویا ہوا بیدار ہو جائے)

جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں یا حدیث ثابت ہے، تو اس سے یہ واضح ہوا کہ الصلاۃ خیر من النوم نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد کہی جانے والی اذان میں کہنا بدعت نہیں بلکہ سنت ہے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

فجر کی پہلی اذان میں سنت نبویہ کے مطابق الصلاۃ خیر من النوم کہنے میں کیا مانع ہے، جیسا کہ سنن نسائی اور ابن خزیمہ اور بیہقی کی حدیث ہے؟

کیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

"جی ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے فجر کی پہلی اذان میں الصلاة خیر من النوم کہنا چاہیے، اور حدیث سے واضح ہے کہ یہ وہ اذان ہے جو فجر صادق کے طلوع ہونے کے وقت ہوتی ہے، اور اسے پہلی اذان اقامت کے اعتبار سے کہا گیا ہے، کیونکہ شرعاً یہ بھی اذان ہے، جیسا کہ اس حدیث میں ہے:

"ہر دو اذانوں کے مابین نماز ہے"

اس اذان سے وہ اذان مراد نہیں جو فجر صادق طلوع ہونے سے قبل رات میں کسی جاتی ہے، وہ اس لیے رات میں مشروع ہے تاکہ سویا ہوا شخص بیدار ہو جائے، اور قیام کرنے والا واپس پلٹ جائے، نہ کہ یہ اذان فجر کی نماز کا اعلان ہے۔

جو بھی تثنیہ یعنی الصلاة خیر من النوم والی احادیث پر غور و فکر اور تدبر کرے گا، اسے صرف یہی سمجھ آئیگی کہ یہ اس اذان میں کہنا ہے جو نماز فجر کے لیے ہے، نہ کہ اس اذان میں جو فجر سے قبل رات کے وقت ہوتی ہے "انتہی

الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، الشیخ عبدالرزاق عقیفی، الشیخ عبداللہ بن عدیان، الشیخ عبداللہ بن قعود۔

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (63/6)۔

نماز کا وقت شروع ہونے سے قبل والی اذان میں الصلاة خیر من النوم کہنے کے قائلین پر رد کی تفصیل آپ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب: الشرح الممتع (61/2-64) میں دیکھ سکتے ہیں۔

اور آپ کے مدرس کا یہ کہنا کہ: اس سے نماز فجر اور آدمی کی نیند سے مقارنہ ہوتا ہے!

اس کی یہ کلام صحیح نہیں، کیونکہ ان الفاظ میں تو یہ خبر دی گئی ہے کہ نماز نیند سے بہتر ہے، اور اس میں سوئے ہوئے شخص کے لیے نیند چھوڑ کر اس سے اچھے اور بہتر کام کی طرف جانے پر ابھارا گیا ہے۔

واللہ اعلم۔